احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 27

منگل 8 جولائی 2014ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 8 جولائی 2014ء 9 رمضان 1435 ہجری 8 وفا 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 155

روزے کی تلاش

یوں لگتا ہے کہ آنحضرت ﷺ روزے رکھنے کے لئے کسی بہانے کی تلاش میں رہتے تھے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ صبح کے وقت دریافت فرماتے کہ گھر میں کھانے کو کچھ ہے۔ میں عرض کرتی یا رسول اللہ کوئی چیز نہیں تو فرماتے کہ پھر میں روزہ رکھ لیتا ہوں۔

(مسلم کتاب الصیام باب جواز صوم النافلۃ بنیۃ من النھار حدیث نمبر 1950)

حضرت ابوالدرداءؓ، حضرت ابوطلحہؓ، حضرت ابوہریرہؓ، حضرت ابن عباسؓ اور حضرت حذیفہؓ بھی اسی سنت پر عمل پیرا تھے۔

(بخاری کتاب الصوم باب اذا نوی بالنھار صوماً)

تقویٰ رمضان کو بے شمار برکات کا حامل بناتا ہے۔ رمضان المبارک میں مومنوں کو تقویٰ کے حصول اور رزق حلال کمانے کی دینی تعلیم

روزہ دار خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتّل اور انقطاع حاصل ہو

آنحضرت ﷺ پر رمضان میں بکثرت درود پڑھنے کی تلقین اور آپؐ کے بارے میں بنائی جانے والی ایک نئی فلم کی پُرزور مذمت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 4 جولائی 2014ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 4 جولائی 2014ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے خطبہ کے شروع میں سورۃ البقرۃ آیت 184 کی تلاوت وترجمہ کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں محض اپنے فضل سے پھر ایک اور رمضان سے گزرنے کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔ خدا فرماتا ہے اس مہینے میں تمہارے پر روزے رکھنا فرض کیا گیا ہے۔ یہ فرضیت صرف بھوکا رہنے کے لئے نہیں بلکہ اس لئے کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ یہ تقویٰ ہی رمضان کی بے شمار برکات کا حامل بناتی ہے۔ روزہ دار کی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو۔ حضور انور نے روزہ کی اہمیت پر حضرت مسیح موعود کے اقتباسات پیش فرمائے۔ فرمایا کہ ایک مومن کے لئے ضروری ہے کہ پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد، اس کی تسبیح و تحلیل کرے، عبادتوں کے معیار اونچے کرنے کی کوشش کرے، تبھی روزوں کا فیض اور تقویٰ اختیار کرکے خدا تعالیٰ کا قرب پا سکتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے فرمان کے مطابق روزہ تبھی انسان کے لئے ڈھال بنے گا جب وہ خدا تعالیٰ کی خاطر اپنے ہر عمل کو کرے، تقویٰ پر چلے اور ذکر الٰہی میں اپنے رات اور دن گزارے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ معزز وہی ہے جو متقی ہے۔ رمضان میں خدا تعالیٰ اپنے بندے کے بہت قریب آجاتا ہے۔ اس لئے فیض اٹھا لو جتنا اٹھا سکتے ہو۔ اس مہینے میں خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لئے کی گئی نیکیاں تمہیں عام دنوں میں کی گئی نیکیوں کی نسبت کئی گنا ثواب کا مستحق بنانے والی ہوں گی۔ پس اٹھو اور اپنی عبادتوں کو سنوارو، اپنے اعمال کو خوبصورت بناؤ، دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا حقیقی ادراک اس مہینے میں حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری باتیں جو دین ہیں ان کے بدلے میں دنیا کی خواہش نہ کرو۔ اگر تم شریعت پر چلو گے اور احکامات پر عمل کرو گے۔ تو خدا تعالیٰ تمہارا ولی اور دوست ہو جائے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اصل انجام متقیوں کا ہی ہے۔ دنیا دار اس انجام تک نہیں پہنچ سکتا۔ جو لوگ دنیا والوں کی زیادتیوں پر صبر کرتے ہیں اور دنیا والوں کی ظاہری طاقت دیکھ کر ان کے آگے جھکتے نہیں تو اس دنیا میں بھی انہیں طاقت ملے گی اور انجام کار وہی فتحیاب ہوں گے۔ حضور انور نے پاکستان اور دیگر ممالک میں جہاں احمدیوں پر تنگیاں اور سختیاں وارد کی جاتی ہیں انہیں صبر کی تلقین کرتے ہوئے خدا تعالیٰ سے مدد مانگنے اور اس کے آگے جھکنے کا ارشاد فرمایا۔ فرمایا کہ قربانیاں تو دینی پڑیں گے، یہ قربانیاں ہی کامیابی کی راہ دکھانے والی ہیں، یہ قربانیاں ہی تقویٰ کا معیار بلند کرکے والعاقبۃ للمتقین کی خوشخبری دینے والی ہیں۔ پس ہم خوش ہیں کہ خدا تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے اور ہمیں بہتر انجام کی خبر بھی دے رہا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ساری دنیا میں دین حق کی سربلندی کے لئے کوشاں ہے۔ اور دین حق کے دفاع میں ہر موقع پر اور ہر جگہ کھڑی ہے، جہاں بھی دین حق کی مخالفت اور استہزاء کیا جاتا ہے، جماعت احمدیہ اس کا بھرپور طور پر جواب دیتی ہے اور دین کا حقیقی پیغام پہنچانے کی کوشش کرتی ہے۔ فرمایا دین حق کے مخالفین نے اب ایک نئی فلم بنائی ہے۔ ایسے لوگ ضرور اپنے بد انجام کو پہنچیں گے اور جماعت احمدیہ ہر جگہ اس کے خلاف آواز بلند کرتی چلی جائے گی۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کو نعوذ باللہ استہزاء کا نشانہ بنا سکتے ہیں۔ ان لوگوں کی دنیا بھی برباد ہونے والی ہے اور عاقبت بھی۔ فرمایا کہ آج ایک احمدی کا آنحضرت ﷺ سے حقیقی عشق اور آپؐ کی شان اور عظمت کی بلندی کا اظہار یہ ہے کہ بے انتہاء درود شریف پڑھیں۔ دنیا کا ہر احمدی آج کی فضا اور اس رمضان کو درود شریف سے بھر دے کہ جہاں دشمنوں کے آپؐ پر حملے کا جواب یہی ہے۔ وہاں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ پیدا کرنے والی بھی یہی چیز ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا فرمان ہے کہ تم حلال رزق کی تلاش کرو اور حلال رزق متقیوں کو ہی ملتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ رمضان میں اپنے تقویٰ کو اس معیار پر لانے کی کوشش کریں جہاں دنیاوی لذات اور خواہشات اس حد تک ہوں جہاں تک خدا تعالیٰ نے اس کی اجازت دی ہے۔ مال دار متقی اپنی دولت بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ پس اللہ کرے کہ ہم اس رمضان کے روزوں سے ایسا فیض پانے والے ہوں۔ جو تقویٰ کے اعلیٰ معیاروں کو مستقل ہماری زندگیوں کا حصہ بنا دے۔ اس رمضان میں مخالفین کے شر سے محفوظ رہنے کی دعا بھی کریں۔ اللہ تعالیٰ احمدیوں کو ان کے ظلموں سے بچائے۔ اللہ تعالیٰ اس رمضان میں ہمیں حقیقی تقویٰ عطا کرکے ہمارے اندر ایک انقلاب پیدا کردے۔ آمین

دعائیہ فہرست چندہ وقف جدید

رمضان المبارک میں سو فیصد چندہ وقف جدید ادا کرنے والے احباب کی دعائیہ فہرست 29 رمضان المبارک کو دعائے خاص کے لئے حضور انور کی خدمت میں پیش کی جائے گی۔ احباب ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

دارالصناعۃ میں داخلہ

دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں درج ذیل ٹریڈز میں داخلے جاری ہیں۔

مارننگ سیشن

1۔ آٹو مکینک
2۔ ریفریجریشن وایئر کنڈیشننگ
3۔ جنرل الیکٹریشن و بنیادی الیکٹرونکس
4۔ وُڈ ورک (کارپینٹر)

ایوننگ سیشن

1۔ آٹو الیکٹریشن
2۔ پلمبنگ (4 ماہ)
3۔ ویلڈنگ اینڈ سٹیل فیبریکیشن (4 ماہ)

☆ پلمبنگ کا کورس 4 ماہ اور باقی تمام کورسز کا دورانیہ 6 ماہ ہے۔

داخلہ فارم کے حصول و دیگر معلومات کیلئے دفتر دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ 35/1 دارالفضل غربی ربوہ نزد چونگی نمبر 3 فون نمبر پر رابطہ کریں۔

047-6211065 0336-7064603

☆ نئی کلاسز کا آغاز جولائی 2014ء سے ہو گا۔ داخلہ کے خواہشمند جلد رابطہ کریں۔

☆ بیرون ربوہ طلباء کیلئے ہوسٹل کا انتظام موجود ہے۔

☆ والدین سے گزارش ہے کہ اپنے بچوں کو ادارہ میں داخل کروائیں۔

بیرون ملک جانے والے افراد ہنرمند بن کر جائیں تاکہ بہتر روزگار حاصل کرسکیں۔

(نگران دارالصناعۃ ربوہ)

خطبہ جمعہ

اسباب کو استعمال کرنا ضروری ہے۔ جو ذریعے اللہ تعالیٰ نے مہیا کئے ہیں، وسائل مہیا کئے ہیں ان کو استعمال کرو لیکن ان کو خدا نہ بناؤ۔ توحید کو مقدم رکھو

پس دین حق ہی ہے جو آخری اور کامل دین ہے جو تمام ضرورتوں کو پورا کرنے والا ہے

اللہ تعالیٰ کی توحید پر ایمان کامل اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک انسان ہر قسم کے شرک سے پاک نہ ہو

بعض لوگ اس حد تک اسباب پرست ہو جاتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کو بھول جاتے ہیں

ہماری جماعت کے لئے سب سے زیادہ ضروری ہے کہ وہ اپنے اندر پاک تبدیلی کریں

مکرم عبدالکریم عباس صاحب آف سیریا کی وفات۔ ان کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 16 مئی 2014ء بمطابق 16 ہجرت 1393 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

گزشتہ خطبہ میں ذکر ہوا تھا کہ حضرت مسیح موعود نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں محو ہو کر قرآن کریم کو سمجھا، قرآنی احکامات کو سمجھا، اللہ تعالیٰ کی توحید کو سمجھا کیونکہ توحید کا حقیقی مضمون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے کے بغیر سمجھ آ ہی نہیں سکتا اور نہ ہی قرآن کریم کا علم آپ کے وسیلے کے بغیر حاصل ہوسکتا ہے۔...... محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں جو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا حقیقی اور عملی نمونہ اور مثال ہیں۔ بہرحال آج میں اس بارے میں حضرت مسیح موعود کے بعض ارشادات پیش کروں گا جو توحید کے بارے میں آپ نے بیان فرمائے کہ سچی توحید کیا ہے؟ توحید کی حقیقت کیا ہے؟ کس طرح عمل کرنے سے انسان حقیقی موحد کہلا سکتا ہے۔

سورۃ الناس کی تفسیر میں اِلٰـہِ النَّـاس کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔ رَبِّ النَّاس۔ مَلِكِ النَّاس۔ اِلٰہِ النَّاس کا مضمون بیان ہو رہا ہے۔ فرماتے ہیں کہ

''مَیں ...... بتلانا چاہتا ہوں کہ پہلے اس صورت میں خدا تعالیٰ نے رَبِّ النَّاس فرمایا۔ پھر مَلِكِ النَّاس، آخر میں اِلٰہِ النَّاس فرمایا جو اصلی مقصود اور مطلوب انسان کا ہے'' (یعنی اِلٰہِ النَّاس جو ہے وہی انسان کا اصل مقصد ہے، اسی کی انسان کو طلب ہے اور ہونی چاہئے)۔ فرمایا کہ: ''اِلٰہ کہتے ہیں مقصود، معبود، مطلوب کو۔'' (یعنی وہ چیز جو حاصل کرنی ہے، جو ہمارا ٹارگٹ ہے، جس کو حاصل کرنا ضروری ہے یا جہاں تک پہنچنے کے لئے ایک (مومن) کو کوشش کرنی چاہئے، ایک موحد کو کوشش کرنی چاہئے اور اسی کی ہمیں طلب ہے)۔ فرمایا: ''اِلٰہ کہتے ہیں مقصود، معبود، مطلوب کو۔ لَا اِلٰـہَ اِلَّا الـلّٰہ کے معنی یہی ہیں کہ (۔) (کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی مقصود نہیں، کوئی مطلوب نہیں، کوئی معبود نہیں)۔

فرمایا کہ ''...... یہی سچی توحید ہے کہ ہر مدح اور ستائش کا مستحق اللہ تعالیٰ کو ہی ٹھہرایا جائے۔''

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 321۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

جتنی بھی تعریفیں ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف ہی منسوب کی جائیں۔ جو تعریفیں ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف ہی جاتی ہیں اور اسی کو ہی زیب دیتی ہیں اور یہی حقیقی توحید ہے۔

فرمایا کہ ''توحید تبھی پوری ہوتی ہے کہ کُل مرادوں کا مُعطی اور تمام امراض کا چارہ اور مداوا وہی ذاتِ واحد ہو۔ لَا اِلٰـہَ اِلَّا الـلّٰـہ کے معنی یہی ہیں۔'' فرمایا: ''صوفیوں نے اِلٰہ کے لفظ سے محبوب، مقصود، معبود مراد لی ہے۔ بے شک اصل اور سچ یونہی ہے جب تک انسان کامل طور پر کاربند نہیں ہوتا۔ اس میں (دین) کی محبت اور عظمت قائم نہیں ہوتی۔'' (ملفوظات جلد 3 صفحہ 32۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پر حقیقی طور پر کاربند ہو تبھی (دین) کی محبت اور عظمت قائم ہوگی ورنہ صرف باتیں ہیں۔

پھر آپ (دین) کی اعلیٰ و اکمل تعلیم کے بارے میں فرماتے ہیں

''یہ خدا کا فضل ہے جو اسلام کے ذریعہ مسلمانوں کو ملا اور اس فضل کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے۔ جس پہلو سے دیکھو مسلمانوں کو بہت بڑے فخر اور ناز کا موقع ہے۔ مسلمانوں کا خدا پتھر، درخت، حیوان، ستارہ یا کوئی مردہ انسان نہیں ہے بلکہ وہ قادر مطلق خدا ہے جس نے زمین و آسمان کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے پیدا کیا اور حیّ و قیوم ہے۔

مسلمانوں کا رسول وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کی نبوت اور رسالت کا دامن قیامت تک دراز ہے۔ آپ کی رسالت مُردہ رسالت نہیں بلکہ اس کے ثمرات اور برکات تازہ بتازہ ہر زمانے میں پائے جاتے ہیں جو اس کی صداقت اور ثبوت کی ہر زمانہ میں دلیل ٹھہرتے ہیں۔............

فرمایا اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ (۔) (الاعراف:159) (کہ کہہ دے کہ اے لوگو! میں تمہارے لئے تم، سب کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول بن کر آیا ہوں) (۔)'' اور پھر فرمایا (الانبیاء:108) (اور ہم نے تجھے دنیا کی طرف صرف رحمت بنا کر بھیجا ہے۔) فرمایا کہ ''کتاب دی تو ایسی کامل اور ایسی محکم اور یقینی کہ لَا رَيْبَ فِيْهِ (البقرۃ:3) اور (۔) (البیّنۃ: 4)'' (جس میں قائم رہنے والے احکام ہیں۔ باقی کتابیں تو صرف قصے ہیں، قصے رہ گئے ہیں۔ ایسی صداقتیں جو دائمی ہیں وہ صرف قرآن کریم میں نظر آتی ہیں۔) اور (۔)

پھر فرماتے ہیں کہ ''غرض ہر طرح سے کامل اور مکمل دین مسلمانوں کا ہے جس کے لئے (۔) (المائدہ:4) کی مہر لگ چکی ہے۔'' (کہ آج تمہارے لئے تمہارا دین مکمل ہو گیا۔ اپنی نعمتوں کو اللہ تعالیٰ نے پورا کر دیا اور تمہارے لئے دین کے طور پر اسلام کو پسند کیا۔ یہ مہر اب لگ چکی ہے۔ پس (دین) ہی ہے جو آخری اور کامل دین ہے جو تمام ضرورتوں کو پورا کرنے والا ہے۔)

پھر فرمایا: ''...... پھر کس قدر افسوس ہے (۔) پر کہ وہ ایسا کامل دین جو رضائے الٰہی کا موجب اور باعث ہے رکھ کر بھی بے نصیب ہیں'' (ایسے دین کی طرف منسوب ہو کر بھی بے نصیب ہیں) ''اور اس دین کے برکات اور ثمرات سے حصہ نہیں لیتے بلکہ خدا تعالیٰ نے جو ایک سلسلہ ان برکات کو زندہ کرنے کے لئے قائم کیا تو اکثر انکار کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے اور لَسْتَ مُرْسَلًا اور لَسْتَ مُؤْمِنًا کی

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ   مطبع: ضیاء الاسلام پریس   مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ   قیمت 5 روپے

آوازیں بلند کرنے لگے۔'' ....

فرمایا کہ ''یاد رکھو خدا تعالیٰ کی توحید کا اقرار محض ان برکات کو جذب نہیں کرسکتا جو اس اقرار اور اُس کے دوسرے لوازمات یعنی اعمالِ صالحہ سے پیدا ہوتے ہیں۔'' صرف توحید کا اقرار کر لینا برکات کو جذب نہیں کرے گا۔ اس اقرار کے ساتھ جو لوازمات ہیں یعنی اعمال صالحہ کا بجا لانا، وہ بھی کیونکہ ضروری ہیں اس لئے جب تک وہ پیدا نہیں ہوتے (برکتیں نہیں ملیں گی)۔ توحید کی برکتیں تبھی ملیں گی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ہو کر آپ کے اسوہ حسنہ کو دیکھتے ہوئے عمل کرتے ہوئے اعمال صالحہ بجا لاؤ گے۔

فرمایا: ''یہ سچ ہے کہ توحید اعلیٰ درجہ کی جُز ہے جو ایک سچے (مومن) اور ہر خدا ترس انسان کو اختیار کرنی چاہئے مگر توحید کی تکمیل کے لئے ایک دوسرا پہلو بھی ہے اور وہ محبتِ الٰہی ہے یعنی خدا سے محبت کرنا۔

قرآن شریف کی تعلیم کا اصل مقصد اور مدّعا یہی ہے کہ خدا تعالیٰ جیسا وحدہٗ لاشریک ہے ایسا ہی محبت کی رُو سے بھی اس کو وحدہٗ لاشریک یقین کیا جاوے اور کُل انبیاء علیہم السلام کی تعلیم کا اصل منشاء ہمیشہ یہی رہا ہے۔ چنانچہ لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ جیسے ایک طرف توحید کی تعلیم دیتا ہے ساتھ ہی توحید کی تکمیل محبت کی ہدایت بھی کرتا ہے'' لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ توحید کی تعلیم بھی دیتا ہے اور توحید کی تکمیل محبت، اس سے توحید سے محبت کرنے کے کمال کو حاصل کرنے کی ہدایت بھی کرتا ہے۔) ''اور جیسا کہ مَیں نے ابھی کہا ہے یہ ایک ایسا پیارا اور پُر معنی جملہ ہے کہ اس کی مانند ساری تورات اور انجیل میں نہیں اور نہ دنیا کی کسی اور کتاب نے کامل تعلیم دی ہے۔

اِلٰہ کے معنی ہیں ایسا محبوب اور معشوق جس کی پرستش کی جاوے۔ گویا (دین) کی یہ اصل محبت کے مفہوم کو پورے اور کامل طور پر ادا کرتی ہے۔ یاد رکھو کہ جو توحید بدوں محبت کے ہو وہ ناقص اور ادھوری ہے۔''

(ملفوظات جلد2 صفحہ 136-137۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اور جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا اللہ تعالیٰ کی محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہو کر ملتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو۔ اعلان کرایا کہ (۔) (آل عمران:32) انہوں نے فرمایا کہ میری پیروی کرو تو پھر اللہ تعالیٰ کی محبت بھی ملے گی۔

توحید کی حقیقت اور ایک مؤمن کا کیا معیار ہونا چاہئے، اس بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ

''جو لوگ حکّام کی طرف جھکے ہوئے ہیں اور ان سے انعام یا خطاب پاتے ہیں۔ اُن کے دل میں اُن کی عظمت خدا کی سی عظمت داخل ہو جاتی ہے۔ وہ اُن کے پرستار ہو جاتے ہیں اور یہی ایک امر ہے جو توحید کا استیصال کرتا ہے'' (توحید کے معیار کو ختم کر دیتا ہے۔) ''اور انسان کو اس کے اصل مرکز سے ہٹا کر دُور پھینک دیتا ہے۔ پس انبیاء علیہم السلام یہ تعلیم دیتے ہیں کہ اسباب اور توحید میں تناقض نہ ہونے پاوے بلکہ ہر ایک اپنے اپنے مقام پر رہے اور مآل کار توحید پر جا ٹھہرے۔'' (آخر کار جو نتیجہ ہے، جو سارا انحصار ہے وہ توحید پر جا کے ٹھہرے۔) ''وہ انسان کو'' (یعنی انبیاء انسان کو) ''یہ سکھانا چاہتے ہیں کہ ساری عزّتیں، سارے آرام اور حاجات براری کا متکفّل خدا ہی ہے۔ پس اگر اس کے مقابل میں کسی اور کو بھی قائم کیا جاوے تو صاف ظاہر ہے کہ دو ضدّوں کے تقابل سے ایک ہلاک ہو جاتی ہے۔'' (جب دو ضدوں کا مقابلہ ہوگا تو لازماً ایک ہلاک ہوگی۔ دو دشمنوں کا مقابلہ ہوگا، دو فریقین کا مقابلہ ہوگا تو ایک کو بہر حال ہار ماننی پڑے گی۔)

فرمایا کہ ''اس لئے مقدم ہے کہ خدا تعالیٰ کی توحید ہو۔ رعایت اسباب کی جاوے۔ اسباب کو خدا نہ بنایا جاوے۔'' (اسباب کو استعمال کرنا ضروری ہے۔ جو ذریعے اللہ تعالیٰ نے مہیا کئے ہیں، وسائل مہیا کئے ہیں ان کو استعمال کرو لیکن ان کو خدا نہ بناؤ۔ توحید کو مقدم رکھو۔) ''اسی توحید سے ایک محبت خدا تعالیٰ سے پیدا ہوتی ہے جبکہ انسان یہ سمجھتا ہے کہ نفع و نقصان اسی کے ہاتھ میں ہے۔ محسنِ حقیقی وہی ہے۔ ذرّہ ذرّہ اُسی سے ہے۔ کوئی دوسرا درمیان نہیں آتا۔ جب انسان اس پاک حالت کو حاصل کرے تو وہ موحد کہلاتا ہے۔'' (جب یہ حالت ہو جائے گی، مکمل انحصار خدا تعالیٰ پر ہو جائے گا) کوئی دوسرا درمیان میں نہیں ہوگا تبھی موحد کہلاؤ گے۔) ''غرض ایک حالت توحید کی یہ ہے کہ انسان پتھروں یا انسانوں یا اور کسی چیز کو خدا نہ بنائے بلکہ ان کو خدا بنانے سے بیزاری اور نفرت ظاہر کرے اور دوسری حالت یہ ہے کہ رعایت اسباب سے نہ گزرے۔'' (یعنی اسباب جو ہیں انہی پر زیادہ زیادہ انحصار نہ کرے۔ حد سے زیادہ نہ بڑھے۔ صرف انہی پر چارہ نہ کرے، اپنا مدار نہ رکھے۔

فرمایا کہ ''تیسری قسم یہ ہے کہ اپنے نفس اور وجود کے اغراض کو بھی درمیان سے اٹھا دیا جاوے'' (توحید قائم کرنے کے لئے تیسری چیز یہ ہے کہ اپنے نفس کو بھی مٹا دو۔ اس کی جو غرضیں ہیں، جو ذاتی نفسانی اغراض ہیں ان کو ختم کر دو۔) ''اور اس کی نفی کی جاوے۔ بسا اوقات انسان کے زیرِ نظر اپنی خوبی اور طاقت بھی ہوتی ہے'' (اکثر یہ ہوتا ہے کہ انسان کی اپنی خوبی اور طاقت بھی ہوتی ہے اور بعض کاموں میں اپنی خوبی اپنی طاقت پر انحصار کر رہا ہوتا ہے۔) ''کہ فلاں نیکی مَیں نے اپنی طاقت سے کی ہے۔ انسان اپنی طاقت پر ایسا بھروسہ کرتا ہے کہ ہر کام کو اپنی قوت سے منسوب کرتا ہے۔ انسان موحد تب ہوتا ہے کہ جب اپنی طاقتوں کی بھی نفی کر دے۔

لیکن اب اس جگہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ انسان جیسا کہ تجربہ دلالت کرتا ہے'' (تجربے سے یہ ثابت ہے کہ) ''...... عموماً کوئی نہ کوئی حصہ گناہ کا اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔ بعض موٹے گناہوں میں مبتلا ہوتے ہیں اور بعض اوسط درجہ کے گناہوں میں اور بعض باریک در باریک قسم کے گناہوں کا شکار ہوتے ہیں۔ جیسے بخل، ریاکاری یا اور اسی قسم کے گناہ کے حصوں میں گرفتار ہوتے ہیں۔ جب تک ان سے رہائی نہ ملے انسان اپنے گمشدہ انوار کو حاصل نہیں کرسکتا۔ اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بہت سے احکام دیئے ہیں۔ بعض اُن میں سے ایسے ہیں کہ ان کی بجا آوری ہر ایک کو میسّر نہیں ہے۔ مثلاً حج۔ یہ اس آدمی پر فرض ہے جسے استطاعت ہو۔ پھر راستہ میں امن ہو۔ پیچھے جو متعلقین ہیں ان کے گزارہ کا بھی معقول انتظام ہو'' (یہ نہیں کہ گھر والوں کو بھوکا چھوڑ جاؤ کہ ہم حج پر جا رہے ہیں) ''اور اسی قسم کی ضروری شرائط پوری ہوں تو حج کر سکتا ہے۔ ایسا ہی زکوٰۃ ہے۔ یہ وہی دے سکتا ہے جو صاحب نصاب ہو۔ ایسا ہی نماز میں بھی تغیرات ہو جاتے ہیں۔'' (سفر میں قصر ہو جاتی ہے یا بعض دوسرے حالات میں جمع ہو جاتی ہے۔) ''لیکن ایک بات ہے جس میں کوئی تغیر نہیں'' (کوئی تبدیلی نہیں پیدا ہو سکتی) ''وہ ہے: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ...... اصل یہی بات ہے اور باقی جو کچھ ہے وہ سب اس کے مکمّلات ہیں۔ توحید کی تکمیل نہیں ہوتی جب تک عبادات کی بجا آوری نہ ہو۔'' (جس طرح اللہ تعالیٰ نے عبادت کرنے کا حکم دیا ہے اس طرح عبادت کرو گے تبھی توحید کی تکمیل ہوگی۔

فرمایا کہ ''اس کے یہی معنے ہیں کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ...... کہنے والا اس وقت اپنے اقرار میں سچا ہوتا ہے کہ حقیقی طور پر عملی پہلو سے بھی وہ ثابت کر دکھائے کہ حقیقت میں اللہ کے سوا کوئی محبوب و مطلوب اور مقصود نہیں ہے۔ جب اس کی یہ حالت ہو اور واقعی طور پر اس کا ایمانی اور عملی رنگ اس اقرار کو ظاہر کرنے والا ہو تو وہ خدا تعالیٰ کے حضور اس اقرار میں جھوٹا نہیں۔ ساری مادی چیزیں جل گئی ہیں اور ایک فنا اُن پر اس کے ایمان میں آ گئی ہے تب وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ منہ سے نکالتا ہے۔ کیونکہ نمونہ اور نظیر سے ہر بات سہل ہو جاتی ہے۔'' (مثالیں قائم ہوں تو سب باتیں آسان ہو جاتی ہیں اور مثال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کے ہر حکم پر عمل کر کے، اپنا اسوہ حسنہ قائم کر کے ہمیں دے دی۔)

فرمایا کہ ''انبیاء علیہم السّلام نمونوں کے لئے آتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمیع کمالات کے نمونوں کے جامع تھے۔'' (تمام کمالات جتنے بھی ہیں آپ میں جمع ہو گئے اور ان کے نمونوں کی مثالیں بھی آپ نے قائم کر دیں۔) ''کیونکہ سارے نبیوں کے نمونے آپؐ میں جمع ہیں۔''

(ملفوظات جلد2 صفحہ 58-59۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

ایک دفعہ ایک مجلس میں ایک سوال ہوا کہ یہودیوں میں بھی توحید موجود ہے۔ (دین) اس سے بڑھ کر کیا پیش کرتا ہے؟ اعتراض کرنے والے نے یہ اعتراض کیا۔

آپ نے فرمایا کہ ''یہودیوں میں توحید نہیں ہے۔ ہاں قشر التوحید بے شک ہے'' (کہ توحید کا خول ہے جو موجود ہے۔) ''اور نرا قشر کسی کام نہیں آسکتا۔ توحید کے مراتب ہوتے ہیں۔ بغیر ان کے توحید کی حقیقت معلوم نہیں ہوتی۔ نرا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہی کہہ دینا کافی نہیں۔ یہ تو شیطان بھی کہہ دیتا

ہے۔ جب تک عملی طور پر لَاۤ اِلٰـــــہَ اِلَّا اللّٰہُ کی حقیقت انسان کے وجود میں متحقق نہ ہو۔ کچھ نہیں۔ یہودیوں میں یہ بات کہاں ہے؟ آپ ہی بتا دیں۔'' (سوال کرنے والا بھی یہودی تھا۔)''توحید کا ابتدائی مرحلہ اور مقام تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قول کے خلاف کوئی امر انسان سے سرزد نہ ہو اور کوئی فعل اس کا اللہ تعالیٰ کی محبت کے منافی نہ ہو۔ گویا اللہ تعالیٰ ہی کی محبت اور اطاعت میں محو اور فنا ہو جاوے۔ اسی واسطے اس کے معنے یہ ہیں۔(۔) یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا نہ کوئی میرا معبود ہے نہ کوئی محبوب ہے اور نہ کوئی واجب الاطاعت ہے۔

یادرکھو شرک کی کئی قسمیں ہوتی ہیں۔ ان میں سے ایک شرک جلی کہلاتا ہے دوسرا شرک خفی۔ شرک جلی کی مثال تو عام طور پر یہی ہے جیسے یہ بُت پرست لوگ بتوں، درختوں یا اور اشیاء کو معبود سمجھتے ہیں۔ اور شرک خفی یہ ہے کہ انسان کسی شئی کی تعظیم اسی طرح کرے جس طرح اللہ تعالیٰ کی کرتا ہے۔'' (ضرورت سے زیادہ کسی کو عزت و مقام دینا شروع کردے) تو فرمایا ''جس طرح اللہ تعالیٰ کی کرتا ہے یا کرنی چاہئے یا کسی شئی سے اللہ تعالیٰ کی طرح محبت کرے یا اس سے خوف کرے یا اس پر توکل کرے۔

اب غور کر کے دیکھ لو کہ یہ حقیقت کامل طور پر توریت کے ماننے والوں میں پائی جاتی ہے یا نہیں؟ خود حضرت موسیٰ کی زندگی ہی میں جو کچھ ان سے سرزد ہوا۔'' (بتانے والے کو آپ فرما رہے ہیں کہ) ''وہ آپ کو بھی معلوم ہوگا۔ اگر توریت کافی ہوتی تو چاہئے تھا کہ یہودی اپنے نفوس کو مزکی کرتے مگر ان کا تزکیہ نہ ہوا۔ وہ نہایت قسی القلب اور گستاخ ہوتے گئے۔'' (حضرت موسیٰ کو بھی جواب دینے لگ گئے تھے۔) ''یہ تاثیر قرآن شریف ہی میں ہے کہ وہ انسان کے دل پر بشرطیکہ اس سے صوری اور معنوی اعراض نہ کیا جاوے۔ ایک خاص اثر ڈالتا ہے اور اس کے نمونے ہر زمانہ میں موجود رہتے ہیں۔ چنانچہ اب بھی موجود ہے۔

قرآن شریف نے فرمایا: (۔) (آل عمران:32) یعنی اے رسول! تو ان لوگوں کو کہہ دے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو۔ اللہ تعالیٰ تم کو اپنا محبوب بنالے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع انسان کو محبوب الٰہی کے مقام تک پہنچا دیتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کامل موحد کا نمونہ تھے۔ پھر اگر یہودی توحید کے ماننے والے ہوتے تو کوئی وجہ نہ تھی کہ ایسے موحد سے دُور رہتے۔'' (یعنی پھر ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننا چاہئے تھا) ''انہیں یاد رکھنا چاہئے تھا کہ خدا تعالیٰ کے خاتم الرسلؐ کا انکار اور عناد نہایت خطرناک امر ہے۔ مگر انہوں نے پروا نہیں کی اور باوجودیکہ ان کی کتاب میں آپ کی پیشگوئی موجود تھی مگر انکار کر دیا۔ اس کی وجہ بجز اس کے اور کیا ہو سکتی ہے کہ قَسَتْ قُلُوْبُھُمْ (الانعام:44)۔''

(ملفوظات جلد4 صفحہ 448-449۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

ایک موقع پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں غلط عقیدے پر ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا کہ

''(دین) وہ مصفا اور خالص توحید لے کر آیا تھا جس کا نمونہ اور نام ونشان بھی دوسرے ملتوں اور مذہبوں میں پایا نہیں جاتا۔ یہاں تک کہ میرا ایمان ہے کہ اگرچہ پہلی کتابوں میں بھی خدا کی توحید بیان کی گئی ہے اور کُل انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی غرض اور منشاء بھی توحید ہی کی اشاعت تھی۔ لیکن جس اسلوب اور طرز پر خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم توحید لے کر آئے اور جس نہج پر قرآن نے توحید کے مراتب کو کھول کھول کر بیان کیا ہے کسی اور کتاب میں اس کا ہرگز پتہ نہیں ہے۔ پھر جب ایسے صاف چشمہ کو انہوں نے مکدّر کرنا چاہا ہے'' (یعنی ان لوگوں نے جو حضرت مسیح موعود کی مخالفت کرتے ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے قائل نہیں ہیں اور خدا تعالیٰ کے مقابل پر بعض جگہ انہوں نے کھڑا کیا ہوا ہے اور پھر بھی اپنے آپ کو(۔) کہتے ہیں، ان کے بارے میں فرما رہے ہیں کہ جب ایسے صاف چشمہ کو انہوں نے یعنی ایسے(۔) کہلانے والوں نے مکدر کرنا چاہا ہے۔) ''تو بتاؤ (دین) کی توہین میں کیا باقی رہا۔............ قرآن شریف کے موافق اور خدا تعالیٰ کی سنت قدیم کے مطابق اس قول سے بھی ایک حجت اُن پر پوری ہوتی ہے۔ جب کبھی کوئی خدا کا مامور اور مُرسل آیا ہے تو مخالفوں نے اس کی تعلیم کو سن کر یہی کہا ہے۔(۔) (المؤمنون:25)۔'' (ملفوظات جلد 2 صفحہ 188-189۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ) یعنی ہم نے اپنے پہلے باپ دادوں میں اس قسم کا واقعہ ہوتے نہیں دیکھا نہ سنا۔

توحید اور شرک فی الاسباب کے بارے میں فرماتے ہیں کہ

''توحید اس کا نام نہیں کہ صرف زبان سے اشھد (۔) کہہ لیا۔ بلکہ توحید کے یہ معنی ہیں کہ عظمت الٰہی بخوبی دل میں بیٹھ جاوے اور اس کے آگے کسی دوسری شئے کی عظمت دل میں جگہ نہ پکڑے۔ ہر ایک فعل اور حرکت اور سکون کا مرجع اللہ تعالیٰ کی پاک ذات کو سمجھا جاوے اور ہر ایک امر میں اسی پر بھروسہ کیا جاوے کسی غیر اللہ پر کسی قسم کی نظر اور توکل ہرگز نہ رہے اور خدا تعالیٰ کی ذات میں اور صفات میں کسی قسم کا شرک جائز نہ رکھا جاوے۔

اس وقت مخلوق پرستی کے شرک کی حقیقت تو کُھل گئی ہے اور لوگ اس سے بیزاری ظاہر کر رہے ہیں'' (یعنی عیسائی بھی جو حضرت عیسیٰ کو خدا سمجھتے تھے دور ہٹنے لگ گئے ہیں، بیزاری ظاہر کرنے لگ گئے ہیں۔) ''اس لئے یورپ وغیرہ تمام بلاد میں عیسائی لوگ ہر روز اپنے مذہب سے متنفر ہو رہے ہیں۔ چنانچہ روزمرہ کے اخباروں، رسالوں اور اشتہاروں سے جو یہاں پڑھے جاتے ہیں اس بات کی تصدیق ہوتی ہے۔'' اس زمانے میں متنفر ہونے کی جو رفتار تھی اب تو اس سے ہزاروں گنا بڑھ گئی ہے بلکہ عملاً بہت سے لوگ صرف کہنے کے لئے نام نہاد عیسائی ہیں۔ اس نظریے کو ماننے کے قائل ہی نہیں کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں یا نہیں ہیں یا خدا ہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے وجود کے بھی اسی وجہ سے انکاری ہو رہے ہیں۔)

فرمایا کہ ''الغرض مخلوق پرستی کو اب کوئی نہیں مانتا۔ ہاں اسباب پرستی کا شرک اس قسم کا شرک ہے کہ اس کو بہت سے لوگ نہیں سمجھتے۔ مثلاً کسان کہتا ہے کہ مَیں جب تک کھیتی نہ کرونگا اور وہ پھل نہ لاوے گی تب تک گزارہ نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح ہر ایک پیشہ والے کو اپنے پیشہ پر بھروسہ ہے اور انہوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ اگر ہم یہ نہ کریں تو پھر زندگی محال ہے۔ اس کا نام اسباب پرستی ہے اور یہ اس لئے ہے کہ خدا تعالیٰ کی قدرتوں پر ایمان نہیں ہے پیشہ وغیرہ تو درکنار پانی، ہوا، غذا وغیرہ جن اشیاء پر مدارِ زندگی ہے یہ بھی انسان کو فائدہ نہیں پہنچا سکتے جب تک خدا تعالیٰ کا اذن نہ ہو'' (اللہ تعالیٰ کی مرضی نہ ہو تو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔) ''اسی لئے جب انسان پانی پئے تو اسے خیال کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے پانی پیدا کیا ہے اور پانی نفع نہیں پہنچا سکتا جب تک خدا تعالیٰ کا ارادہ نہ ہو۔ خدا تعالیٰ کے ارادے سے پانی نفع دیتا ہے اور جب خدا تعالیٰ چاہتا ہے تو وہی پانی ضرر دے دیتا ہے۔'' (نقصان دیتا ہے۔)

(ملفوظات جلد3 صفحہ 229۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

فرمایا کہ ایک شخص نے ایک دفعہ روزہ رکھا ہوا تھا تو جب روزہ افطار کیا تو پانی پی لیا اور پانی پیتے ہی لیٹ گیا۔ اس کے لئے پانی نے ہی زہر کا کام کیا۔ پانی پیتے ہی ایسی تکلیف ہوئی کہ اٹھنے کے قابل نہیں رہا اور وہی پانی جو زندگی بخش چیز ہے وہاں اس کے لئے زہر بن گیا۔ بعض لوگ روزے کے بعد بے انتہا پانی پی جاتے ہیں، ان کے لئے نقصان دہ ہوتا ہے۔ اس بارے میں احتیاط کرنی چاہئے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد3 صفحہ 230۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر فرمایا کہ ''جو کام ہے خواہ معاشرہ کا خواہ کوئی اَور جب تک اس میں آسمان سے برکت نہ پڑے تب تک مبارک نہیں ہوتا۔ غرض کہ اللہ تعالیٰ کے تصرفات پر کامل یقین چاہئے۔ جس کا یہ ایمان نہیں ہے اس میں دہریت کی ایک رگ ہے۔ پہلے ایک امر آسمان پر ہو رہتا ہے۔ تب زمین پر ہوتا ہے۔''

(ملفوظات جلد3 صفحہ 230۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

فرمایا کہ ''لاف وگزاف کا نام توحید نہیں۔ مولویوں کی طرف دیکھو کہ دوسروں کو وعظ کرتے اور آپ کچھ عمل نہیں کرتے۔ اسی لئے اب اُن کا کسی قسم کا اعتبار نہیں رہا ہے۔ ایک مولوی کا ذکر ہے کہ وہ وعظ کر رہا تھا۔ سامعین میں اس کی بیوی بھی موجود تھی۔ صدقہ وخیرات اور مغفرت کا وعظ اس نے کیا۔ اس سے متاثر ہو کر ایک عورت نے پاؤں سے ایک پازیب اُتار کر واعظ صاحب کو دیدی جس پر واعظ صاحب نے کہا تو چاہتی ہے کہ تیرا دوسرا پاؤں دوزخ میں جلے؟ یہ سن کر اس نے دوسری بھی دیدی۔

جب گھر میں آئے تو بیوی نے بھی اس وعظ پر عملدر آمد چاہا کہ محتاج کو کچھ دے۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ یہ باتیں سنانے کی ہوتی ہیں کرنے کی نہیں ہوتیں اور کہا کہ اگر ایسا کام ہم نہ کریں تو گزارہ نہیں ہوتا۔'' (آجکل کے مولویوں کا یہی حال ہے۔) ''انہیں کے متعلق یہ ضرب المثل ہے ۔

واعظاں کیں جلوہ برمحراب ومنبر مے کنند   چوں بخلوت مے روند آں کارِ دیگر مے کنند''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 230۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

یعنی وعظ کرنے والے جو کچھ محراب ومنبر پر بتاتے ہیں جب تنہائی میں جاتے ہیں تو اس کام کے برخلاف کرتے ہیں۔ پھر ایک حقیقی مومن جو توحید پر قائم ہو کیسا ہوتا ہے یا کیسا ہونا چاہئے۔اس کی حالت بیان فرماتے ہوئے ایک موقع پر آپ نے فرمایا کہ

''مومن ایک لاپروا انسان ہوتا ہے۔اسے صرف خدا تعالیٰ کی رضا مندی کی حاجت ہوتی ہے اور اسی کی اطاعت کو وہ ہر دم مدّ نظر رکھتا ہے کیونکہ جب اس کا معاملہ خدا سے ہے تو پھر اسے کسی کے ضرر اور نفع کا کیا خوف ہے۔ جب انسان خدا تعالیٰ کے بالمقابل کسی دوسرے کے وجود کو دخل دیتا ہے تو ریاء اور عجب وغیرہ معاصی میں مبتلا ہوتا ہے۔''

فرمایا: ''یاد رکھو کہ یہ دخل وہی ایک زہر ہے اور کلمہ لَااِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ کے اوّل جزو لَااِلٰـہَ میں اس کی بھی نفی ہے۔''

فرمایا کہ ''جب انسان کسی انسان کی خاطر خدا تعالیٰ کے ایک حکم کی بجا آوری سے قاصر رہتا ہے تو آخر اُسے خدا کی کسی صفت میں شریک کرتا ہے تبھی تو قاصر رہتا ہے'' (جب اللہ تعالیٰ کے جو حکم احکامات ہیں ان میں سے کسی ایک حکم کو وہ نہیں بجالاتا، اس کو چھوڑتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس صفت میں کسی کو شریک سمجھتا ہے تبھی وہ کام نہیں کر رہا۔فرمایا کہ) ''اس لئے لَااِلٰہَ کہتے وقت اس قسم کے معبودوں کی بھی نفی کرتا ہے۔''

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 87۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اگر حقیقی مومن ہے تو جب لَااِلٰـہَ کہتا ہے تو اس قسم کے معبودوں کی بھی نفی کر رہا ہے۔یعنی کسی بھی صفت میں اللہ تعالیٰ کے مقابل پر کسی کو نہیں لاتا اور یہی لَااِلٰہَ کی حقیقت ہے۔

فرمایا ذکر کرتے ہوئے کہ بعض کتابوں میں بعض واقعات لکھے ہیں۔ روزے داروں کا ایک ذکر لکھا ہے کہ

''کوئی روزہ دار مولوی کسی کے ہاں جاوے اور اسے مقصود ہو کہ اپنے روزہ کا اظہار کرے تو مالکِ خانہ کے استفسار پر بجائے اس کے کہ سچ بولے کہ مَیں نے روزہ رکھا ہوا ہے اس کی نظروں میں بڑا نفس کُش ثابت کرنے کے لئے'' (کہ میں اپنے نفس پر بڑی سختی کرتا ہوں) ''جواب دیا کرتے ہیں کہ مجھے عذر ہے۔'' (غرض اس کی یہ ہوتی ہے کہ بہت سے مخفی گناہ ہوتے ہیں۔یعنی واضح طور پر نہیں کہتا کہ روزہ رکھا ہوا ہے بلکہ بہانہ کہ بس ایک وجہ ہے۔ میں کچھ کھاؤں پیوں گا نہیں۔فرمایا کہ) '' غرضیکہ اسی طرح کے بہت سے مخفی گناہ ہوتے ہیں جو اعمال کو تباہ کرتے رہتے ہیں۔'' (اس طرح جو بناوٹ ہے اور تصنع ہے یا اپنی کسی بھی نیکی کا اظہار کرنا یہ مخفی گناہ ہیں اور اس سے آہستہ آہستہ پھر اعمال تباہ ہو جاتے ہیں۔ انسان توحید سے دور ہو جاتا ہے۔

فرمایا کہ ''امراء کو کبر اور نخوت لگے رہتے ہیں جو کہ ان کے عملوں کو کھاتے رہتے ہیں۔اس لئے بعض غریب آدمی جن کو اس قسم کے خیالات نہیں ہوتے وہ سبقت لے جاتے ہیں۔'' (کیونکہ کبر اور نخوت جو ہے وہ انسان کو توحید سے بھی دور کرتی ہے۔فرمایا کہ) ''غرضیکہ ریاء وغیرہ کی مثال ایک چوہے کی ہے جو کہ اندر ہی اندر اعمال کو کھاتا رہتا ہے۔خدا تعالیٰ بڑا کریم ہے لیکن اس کی طرف آنے کے لئے عجز ضروری ہے۔'' (عاجزی ہوگی تو اللہ کے قریب آؤ گے) ''جس قدر انانیت اور بڑائی کا خیال اس کے اندر ہوگا خواہ وہ علم کے لحاظ سے ہو، خواہ ریاست کے لحاظ سے، خواہ مال کے لحاظ سے، خواہ خاندان اور حسب نسب کے لحاظ سے، تو اسی قدر پیچھے رہ جاویگا۔ اسی لئے بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ سادات میں سے اولیاء کم ہوئے ہیں کیونکہ خاندانی تکبر کا خیال ان میں پیدا ہو جاتا ہے۔ قرونِ اولیٰ کے بعد جب یہ خیال پیدا ہوا تو یہ لوگ رہ گئے۔''

فرمایا کہ ''اس قسم کے حجاب انسان کو بے نصیب اور محروم کر دیتے ہیں۔ بہت ہی کم ہیں جو ان سے نجات پاتے ہیں۔امارت اور دولت بھی ایک حجاب ہوتا ہے۔''

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 87۔88۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اور یہی چیزیں، دولت بھی اور امارت بھی ہیں جو احکامات کی بجا آوری سے روکتی ہیں اور جب احکامات پر عمل نہ ہو تو پھر توحید سے انسان دور ہو جاتا ہے۔

آپ کا ایک الہام ہے کہ اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْكَ ۔(اس کے بارہ میں) آپ سے سوال کیا گیا کہ لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ تو مجھ میں سے ہے اور میں تجھ میں سے یہ توَ توحید کے خلاف ہے۔

فرمایا کہ '' اَنْـتَ مِـنِّیْ تو بالکل صاف ہے اس پر کسی قسم کا اعتراض اور نکتہ چینی نہیں ہو سکتی۔ میرا ظہور محض اللہ تعالیٰ ہی کے فضل سے ہے اور اسی سے ہے۔'' یعنی (اَنْـتَ مِنِّیْ کا مطلب ہی یہ ہے کہ جو کچھ ملا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملا ہے۔اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ

''یاد رکھنا چاہئے کہ اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جیسا قرآن شریف میں بار بار اس کا ذکر ہوا ہے وحدہٗ لاشریک ہے نہ اس کی ذات میں کوئی شریک ہے نہ صفات میں نہ افعال الٰہیہ میں۔ سچی بات یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید پر ایمان کامل اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک انسان ہر قسم کے شرک سے پاک نہ ہو۔توحید تب ہی پوری ہوتی ہے کہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کو کیا باعتبار ذات اور کیا باعتبار صفات کے اصل اور افعال کے بے مثل مانے۔'' (اب اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کے حساب سے یہی سمجھے کہ اسی کی طرف ساری منسوب ہوتی ہیں۔اسی کی ذات اور صفات جو ہیں وہ ہر چیز پر حاوی ہیں اور جو کام ہیں ان کے جیسے بے مثل نتائج اللہ تعالیٰ پیدا فرما سکتا ہے اور کوئی پیدا نہیں فرما سکتا۔)

فرمایا: ''نادان میرے اس الہام پر تو اعتراض کرتے ہیں اور سمجھتے نہیں کہ اس کی حقیقت کیا ہے لیکن اپنی زبان سے ایک خدا کا اقرار کرنے کے باوجود بھی اللہ تعالیٰ کی صفات دوسرے کے لئے تجویز کرتے ہیں جیسے حضرت مسیح علیہ السلام کو محی اور ممیت مانتے ہیں۔'' (زندہ کرنے والا اور مردہ کرنے والا مانتے ہیں۔ مارنے والا مانتے ہیں۔) ''عالم الغیب مانتے ہیں۔الحی القیوم مانتے ہیں۔کیا یہ شرک ہے یا نہیں؟ یہ خطرناک شرک ہے جس نے عیسائی قوم کو تباہ کیا ہے اور اب (۔) نے اپنی بدقسمتی سے اُن کے اس قسم کے اعتقادوں کو اپنے اعتقادات میں داخل کر لیا ہے۔ پس اس قسم کے صفات جو اللہ تعالیٰ کے ہیں کسی دوسرے انسان میں خواہ وہ نبی ہو یا ولی تجویز نہ کرے اور اسی طرح خدا تعالیٰ کے افعال میں بھی کسی دوسرے کو شریک نہ کرے۔ دنیا میں جو اسباب کا سلسلہ جاری ہے بعض لوگ اس حد تک اسباب پرست ہو جاتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کو بھول جاتے ہیں۔توحید کی اصل حقیقت تو یہ ہے کہ شرک فی الاسباب کا بھی شائبہ باقی نہ رہے۔خواص الاشیاء کی نسبت کبھی یہ یقین نہ کیا جاوے'' (یعنی جو چیزوں میں خواص ہوتے ہیں ان کے بارے میں یہ یقین نہ کیا جائے۔) ''کہ وہ خواص ان کے ذاتی ہیں بلکہ یہ ماننا چاہئے کہ وہ خواص بھی اللہ تعالیٰ نے ان میں ودیعت کر رکھے ہیں۔ جیسے تُربد'' (ایک بوٹی ہے) ''اسہال لاتی ہے یا سم الفار ہلاک کرتا ہے۔'' (ایک زہر ہے۔) ''......اب یہ قوتیں اور خواص ان چیزوں کے خود بخود نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے اُن میں رکھے ہوئے ہیں۔ اگر وہ نکال لے تو پھر نہ تُربد دست آور ہو سکتی ہے اور نہ سنکھیا ہلاک کرنے کی خاصیت رکھ سکتا ہے، نہ اسے کھا کر کوئی مَر سکتا ہے۔غرض اسباب کے سلسلہ کو حدِّ اعتدال سے نہ بڑھادے اور صفات وافعال الٰہیہ میں کسی کو شریک نہ کرے تو توحید کی حقیقت متحقق ہوگی اور اسے موحد کہیں گے لیکن اگر وہ صفات وافعال الٰہیہ کو کسی دوسرے کے لئے تجویز کرتا ہے تو وہ زبان سے گو کتنا ہی توحید کو ماننے کا اقرار کرے وہ موحد نہیں کہلا سکتا۔ ایسے موحد تو آریہ بھی ہیں جو اپنی زبان سے کہتے ہیں کہ ہم ایک خدا کو مانتے ہیں لیکن باوجود اس اقرار کے وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ روح اور مادہ کو خدا نے پیدا نہیں کیا۔ وہ اپنے وجود اور قیام میں اللہ تعالیٰ کے محتاج نہیں ہیں گویا اپنی ذات میں ایک مستقل وجود رکھتے ہیں۔'' (یہ روح اور مادہ۔) ''اس سے بڑھ کر اور کیا شرک ہوگا؟ اسی طرح پر بہت سے لوگ ہیں جو شرک اور توحید میں فرق نہیں کر سکتے۔

ایسے افعال اور اعمال اُن سے سرزد ہوتے ہیں یا وہ اس قسم کے اعتقادات رکھتے ہیں جن میں صاف طور پر شرک پایا جاتا ہے مثلاً کہہ دیتے ہیں کہ اگر فلاں شخص نہ ہوتا تو ہم ہلاک ہوجاتے یا فلاں کام درست نہ ہوتا۔ پس انسان کو چاہئے کہ اسباب کے سلسلہ کو حدِّ اعتدال سے نہ بڑھاوے اور صفات و افعال الٰہیہ میں کسی کو شریک نہ کرے۔“

فرمایا کہ ”انسان میں جو قوتیں اور ملکات اللہ تعالیٰ نے رکھے ہیں ان میں وہ حد سے نہیں بڑھ سکتے مثلاً آنکھ اس نے دیکھنے کے لئے بنائی ہے اور کان سننے کے لئے، زبان بولنے اور ذائقہ کے لئے۔ اب یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ وہ کانوں سے بجائے سننے کے دیکھنے کا کام لے۔ زبان سے بولنے اور چکھنے کی بجائے سننے کا کام لے۔ ان اعضاء اور قویٰ کے افعال اور خواص محدود ہیں مگر اللہ تعالیٰ کے افعال اور صفات محدود نہیں ہیں اور وہ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ ہے۔ غرض یہ توحید تب ہی پوری ہوگی جب اللہ تعالیٰ کو ہر طرح سے واحد لاشریک یقین کیا جاوے اور انسان اپنی حقیقت کو ھالکۃ الذات اور باطلۃ الحقیقت سمجھ لے کہ نہ مَیں اور نہ میری تدابیر اور اسباب کچھ چیز ہیں۔“

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 1-2۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

فرمایا کہ اب اَنَا مِنْكَ کے بارے میں پھر فرماتے ہیں کہ

”اس کی حقیقت سمجھنے کے واسطے یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ایسا انسان جو نیستی کے کامل درجہ پر پہنچ کر ایک نئی زندگی اور حیات طیبہ حاصل کر چکا ہے اور جس کو خدا تعالیٰ نے مخاطب کر کے فرمایا ہے اَنْتَ مِنِّی۔ جو اس کے قُرب اور معرفت الٰہی کی حقیقت سے آشنا ہونے کی دلیل ہے اور یہ انسان خدا تعالیٰ کی توحید اور اس کی عزت و عظمت اور جلال کے ظہور کا موجب ہوا کرتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ایک عینی اور زندہ ثبوت ہوتا ہے۔ اس رنگ سے اور اس لحاظ سے گویا خدا تعالیٰ کا ظہور اس میں ہوکر ہوتا ہے“ (جب بالکل خدا تعالیٰ میں ڈوب جاتا ہے تو پھر خدا تعالیٰ کا ظہور اس میں ہوجاتا ہے۔)” اور خدا تعالیٰ کے ظہور کا ایک آئینہ ہوتا ہے۔ اس حالت میں جب اس کا ذکر خدا نما آئینہ ہو۔ اللہ تعالیٰ اُن کے لئے یہ کہتا ہے وَ اَنَا مِنْکَ۔ ایسا انسان جس کو اَنَا مِنْكَ کی آواز آتی ہے اُس وقت دنیا میں آتا ہے جب خدا پرستی کا نام و نشان مٹ گیا ہوتا ہے“ (اَنَا مِنْكَ کی آواز جس انسان کو آئے وہ اس وقت آتا ہے جب لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے سے دور ہٹ چکے ہوتے ہیں اس کا نام و نشان مٹ چکا ہوتا ہے)” اس وقت بھی چونکہ دنیا میں فسق و فجور بہت بڑھ گیا ہے اور خدا شناسی اور خدا رسی کی راہیں نظر نہیں آتی ہیں اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے اور محض اپنے فضل و کرم سے اس نے مجھ کو مبعوث کیا ہے تا مَیں ان لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ سے غافل اور بیخبر ہیں اس کی اطلاع دوں اور نہ صرف اطلاع بلکہ جو صدق اور صبر اور وفاداری کے ساتھ اس طرف آئیں انہیں خدا تعالیٰ کو دکھلا دوں۔ اس بناء پر اللہ تعالیٰ نے مجھے مخاطب کیا اور فرمایا۔ اَنْتَ مِنِّی وَاَنَا مِنْكَ “۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 5۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

فرماتے ہیں کہ ”توحید کی ایک قسم یہ بھی ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت میں اپنے نفس کے اغراض کو بھی درمیان سے اٹھا دے اور اپنے وجود کو اس کی عظمت میں محو کر دے۔“

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 158۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

صحابہ کا اخلاص بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

”صحابہ کرامؓ کے حالات کو دیکھ کر تعجب ہوتا ہے کہ انہوں نے نہ گرمی دیکھی نہ سردی اپنی زندگی کو تباہ کر دیا۔ نہ عزت کی پروا کی نہ جان کی۔ بکری کی طرح ذبح ہوتے رہے۔ اس طرح کی نظیر پیش کرنی آسان نہیں ہے۔ اس جماعت کے اخلاص کا اس سے زیادہ کیا ثبوت ہے کہ جان دے کر اخلاص ثابت کیا۔ ان کے نفس بالکل دنیا سے خالی ہو گئے تھے جیسے کوئی ڈیوڑھی پر کھڑا سفر کے لئے تیار ہوتا ہے ویسے ہی وہ لوگ دنیا کو چھوڑ کر آخرت کے واسطے تیار تھے۔ لوگوں کے کاموں میں بہت حصہ دنیا کا ہوتا ہے اور اس فکر میں ہوتے ہیں کہ یہ کر وہ کر و اور وقت مؤجل آپہنچتا ہے۔ خدا ایسا نہیں کہ کسی کو ضائع کرے۔ یہ اعتراض کہ ہمارے املاک تباہ ہو جاویں گے غلط ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ابوبکرؓ وغیرہ کے املاک ہی کیا تھے؟ ایک ایک دو دو سو یا کچھ زیادہ روپیہ کسی کے پاس ہوگا مگر اس کا اجر اُن کو یہ ملا کہ خدا تعالیٰ نے بادشاہ کر دیا اور قیصر و کسریٰ کے وارث ہو گئے۔ مگر خدا تعالیٰ کی غیرت یہ نہیں چاہتی کہ کچھ حصہ خدا کا ہو اور کچھ شیطان کا اور توحید کی حقیقت بھی یہی ہے کہ غیر از خدا کا کچھ بھی حصہ نہ ہو۔ توحید کا اختیار کرنا تو ایک مرنا ہے لیکن اصل میں یہ مرنا ہی زندہ ہونا ہے۔“

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 336۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ

”یقیناً سمجھو۔ اس دنیا کے بعد ایک اور جہان ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا۔ اس کے لئے تمہیں اپنے آپ کو تیار کرنا چاہئے۔ یہ دنیا اور اس کی شوکتیں یہاں ہی ختم ہو جاتی ہیں مگر اس کی نعمتوں اور خوشیوں کا کوئی بھی انتہا نہیں ہے۔

مَیں سچ کہتا ہوں کہ جو شخص ان سب باتوں سے الگ ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف آتا ہے وہی مومن ہے اور جب ایک شخص خدا کا ہو جاتا ہے تو پھر یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ خدا تعالیٰ اسے چھوڑ دے۔ یہ مت سمجھو کہ خدا ظالم ہے۔ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے کچھ کھوتا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ پا لیتا ہے۔ اگر تم خدا تعالیٰ کی رضا کو مقدّم کر لو اور اولاد کی خواہش نہ کرو تو یقیناً اور ضروری سمجھو کہ اولاد مل جاوے گی۔ اور اگر مال کی خواہش نہ ہو تو وہ ضرور دے دے گا۔ تم دو کوششیں مت کرو کیونکہ ایک وقت دو کوششیں نہیں ہو سکتی ہیں اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو پانے کی سعی کرو۔“ (کوشش کرو۔ جو خدا تعالیٰ کے واسطے دنیا کو چھوڑ دیتے ہیں انہیں دنیا بھی مل جاتی ہے لیکن یہ شرط ہے کہ ہر قسم کے شرک سے بچو۔)

فرمایا: ”مَیں پھر کہتا ہوں کہ (دین حق) کی اصل جڑ توحید ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ کے سوا کوئی چیز انسان کے اندر نہ ہو اور خدا اور اُس کے رسولوں پر طعن کرنے والا نہ ہو خواہ کوئی بلا یا مصیبت اس پر آئے۔ کوئی دکھ یا تکلیف یہ اٹھائے مگر اس کے منہ سے شکایت نہ نکلے۔ بَلا جو انسان پر آتی ہے وہ اس کے نفس کی وجہ سے آتی ہے۔ خدا تعالیٰ ظلم نہیں کرتا۔ ہاں کبھی کبھی صادقوں پر بھی بَلا آتی ہے مگر دوسرے لوگ اسے بَلا سمجھتے ہیں درحقیقت وہ بَلا نہیں ہوتی۔ وہ ایلام برنگ انعام ہوتا ہے۔ اس سے خدا تعالیٰ کے ساتھ ان کا تعلق بڑھتا ہے اور ان کا مقام بلند ہوتا ہے۔ اس کو دوسرے لوگ سمجھ ہی نہیں سکتے لیکن جن لوگوں کو خدا تعالیٰ سے تعلق نہیں ہوتا اور ان کی شامتِ اعمال ان پر کوئی بَلا لاتی ہے تو وہ اَور بھی گمراہ ہوتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کے لئے فرمایا ہے: فِیْ (۔) (البقرۃ: 11) پس ہمیشہ ڈرتے رہو اور خدا تعالیٰ سے اس کا فضل طلب کرو تا ایسا نہ ہو کہ تم خدا تعالیٰ سے قطع تعلق کرنے والوں میں ہو جاؤ۔ جو شخص خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت میں داخل ہوتا ہے وہ خدا تعالیٰ پر کوئی احسان نہیں کرتا بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ اس نے اس کو ایسی توفیق عطا کی۔ وہ اس بات پر قادر ہے کہ ایک قوم کو فنا کر کے دوسری پیدا کرے۔ یہ زمانہ لوطؑ اور نوحؑ کے زمانہ سے ملتا ہے۔ بجائے اس کے کہ کوئی شدید عذاب آتا اور دنیا کا خاتمہ کر دیتا اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور رحم سے اصلاح چاہی ہے اور اس سلسلے کو قائم کیا ہے۔“

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 98-99۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

ہماری بھی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ اس تعلیم کو سمجھیں۔ توحید کی حقیقت کو سمجھیں۔

فرمایا کہ ”ہماری جماعت کے لئے سب سے زیادہ ضروری ہے کہ وہ اپنے اندر پاک تبدیلی کریں کیونکہ ان کو تو تازہ معرفت ملتی ہے اور اگر معرفت کا دعویٰ کر کے کوئی اس پر نہ چلے تو یہ نری لاف گزاف ہی ہے۔ پس ہماری جماعت کو دوسروں کی سُستی غافل نہ کر دے“ (دنیا کے نمونے دیکھ کر ان کے پیچھے نہ چل پڑو۔)” ......اور اس کو کاہلی کی جرأت نہ دلا دے۔ وہ ان کی محبت سرد دیکھ کر خود بھی دل سخت نہ کر لے۔“ (دوسرے لوگوں کی دین کی طرف اور اللہ تعالیٰ کی طرف محبت نہیں ہے تو دیکھا دیکھی اپنے دل بھی کہیں سخت نہ کر لیں۔

فرمایا ”انسان بہت آرزوئیں اور تمنائیں رکھتا ہے۔ مگر غیب کی، قضا و قدر کی کس کو خبر ہے۔ زندگی آرزوؤں کے موافق نہیں چلتی۔ تمنّاؤں کا سلسلہ اور ہے، قضا و قدر کا سلسلہ اور ہے اور وہی سچا سلسلہ ہے۔“ (جو قضا و قدر کا ہے۔)” خدا کے پاس انسان کے سوانح سچے ہیں۔ اسے کیا معلوم ہے کہ اس

میں کیا لکھا ہے۔اس لئے دل کو جگا جگا کر غور کرنا چاہئے۔''

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 157۔158۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

ہمیشہ جائزہ لیتے رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توحید کا حقیقی ادراک عطا فرمائے اور ہمارا ہر عمل خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کرنے والا ہو۔

نماز جمعہ کے بعد ایک جنازہ غائب پڑھاؤں گا۔ یہ مکرم عبدالکریم عباس صاحب سیریا کا ہے جو 5 مئی کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے تھے۔(۔) انہوں نے 2005ء میں بیعت کی سعادت پائی تھی اور بعد میں آگے بہت آگے نکلنے والوں میں شامل ہو گئے۔خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔2009ء میں نظام وصیت میں شامل ہوئے۔ چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ تھے۔گزشتہ سال مالی حالات کی خرابی کے باعث ملک میں جو حالات ہیں ان پر بھی اثر پڑا۔اگر بہت دور بھی ہوتے تھے تو کسی رشتے دار کے ہاتھ چندہ ضرور بھجوا دیا کرتے تھے۔مرحوم شوگر کے مریض تھے اور صحت کافی خراب تھی۔جسم بھی دبلا پتلا تھا۔گزشتہ دنوں خرابی صحت اور تکلیف کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوئے۔

ان کو مکرم ملہم العدس صاحب نے (دعوت الی اللہ) کی تھی اور اپنے صدق و اخلاص کی وجہ سے جلد ہی انہوں نے بیعت کی توفیق پائی۔ لکھتے ہیں کہ آپ نے سچی تلاش حق اور اعلیٰ درجہ کی روحانیت کے باعث زیادہ مطالعہ کے بغیر ہی حق کو قبول کر لیا اور (دعوت الی اللہ) کے ایک ماہ بعد ہی بیعت کر لی۔ بیعت کے بعد آپ نے خواب میں دیکھا کہ آپ ...... کے ساتھ نماز پڑھ رہے ہیں اور سب نے سفید لباس پہنا ہوا ہے۔ نیز بیان کیا کہ نماز کے دوران ان کی حالت بہت روحانی تھی۔ مرحوم اس خواب سے بہت خوش تھے۔ کہا کرتے تھے کہ یہ خواب اس بات کا ثبوت ہے کہ میرا بیعت کا فیصلہ درست تھا۔ لیکن اپنی خاکساری کے باعث ہمیشہ پوچھا کرتے تھے کہ کیا میں واقعی (۔) کے ساتھ نماز پڑھنے کا اہل ہوں۔ جہاں بھی ہوتے (دعوت الی اللہ) کرتے۔ اس بارے میں کسی خوف یا ملامت کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ خصوصاً یہ بات اس لئے بھی قابل ذکر ہے کہ آپ اس علاقے میں رہتے تھے جہاں کے رہائشی اپنے عقائد اور عادات کے خلاف کوئی بات سننے کو تیار نہیں ہوتے۔

شدید بیماری کے باوجود جماعت سے رابطہ رکھتے اور مطالعہ کرتے اور دلائل سیکھتے اور نرمی سے آگے بیان فرماتے۔ بہت نرم دل اور دھیمے مزاج کے طور پر مشہور تھے۔ ہمیشہ یہ ثابت کرتے کہ بیماری کوئی روک نہیں ہے اور ہر کوئی حضرت مسیح موعود کے پیغام کو پہنچانے میں حصہ لے سکتا ہے۔ جب (دعوت الی اللہ) کرتے اور حضرت مسیح موعود کا ذکر کرتے تو آنکھیں نمناک ہو جاتیں۔ حق کی بات ہمیشہ جرأت اور بہادری سے کرتے اور سننے والوں کو احساس نہ ہوتا کہ ایسا کلام کوئی دبلا پتلا انسان بھی کر سکتا ہے۔

وفات کے بعد ان کے گھر والے کیونکہ احمدی نہیں تھے ان کی نعش آبائی گاؤں لے گئے اور وہاں احمدی بھی جنازہ نہیں پڑھ سکے۔ بہرحال بعد میں انہوں نے جنازہ غائب پڑھا۔ ہم بھی انشاء اللہ پڑھیں گے۔

ہانی طاہر صاحب لکھتے ہیں کہ مرحوم بہت مخلص احمدی تھے۔ 2009ء میں میرے لئے ویب سائٹ ڈیزائن کرنے کی پیش کش کی۔ میں نے وقت کی کمی کا عذر کیا تو کہنے لگے مجھے صرف مضامین بھجوا دیا کریں۔ باقی کام میں خود کروں گا۔ پھر انہوں نے بہت ہی خوبصورت ویب سائٹ ڈیزائن کی۔ جماعت کی خدمت کے بارے میں اپنی لگن اور شدت کا اور تڑپ کا اظہار کرتے تھے۔ مجید عامر صاحب نے بھی لکھا ہے کہ مرحوم محمد العباس کے ساتھ خاکسار کو حضرت مسیح موعود کی اردو کتب کے عربی تراجم کی چیکنگ اور دہرائی کے سلسلے میں کام کرنے کی توفیق ملی۔ اس دوران شدت سے محسوس کیا کہ مرحوم غیر معمولی اخلاص اور باریک بینی سے کام کرنے اور جلد کام کو نپٹانے کے عادی تھے۔ کبھی بیماری کو اس راہ میں آڑے نہیں آنے دیا بلکہ بیماری کا کبھی ذکر تک بھی نہیں کیا۔

حضرت مسیح موعود کی تحریرات کو پڑھ کر بڑی سعادت اور خوشی کا اظہار کرتے اور اکثر کہا کرتے تھے کہ حضرت مسیح موعود کے معارف اور تعلیمات جلد عرب لوگوں میں پہنچنے چاہئیں تا کہ وہ بھی اس سے مستفیض ہوں اور ہدایت پائیں۔ خلافت کی محبت میں سرشار تھے۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ مغفرت کا سلوک فرمائے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

شکریہ احباب

۞ مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر اول مجلس انصار اللہ پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ سعیدہ سیف صاحبہ مورخہ 19 جون 2014ء کو وفات پا گئی تھیں۔ ان کی وفات پر افراد خاندان حضرت اقدس اور احباب و خواتین کثیر تعداد میں ہمارے گھر تشریف لائے اور ہمارے غم میں شریک ہوئے۔ بیرونی ممالک سے بھی کثیر تعداد میں فونز و پیغامات موصول ہوئے جنہوں نے غم کی اس گھڑی میں ہماری ڈھارس بندھائی جس کے لئے ہم شکرگزار ہیں۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ نیز درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترمہ والدہ صاحبہ کی مغفرت فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں مقام اعلیٰ عطا فرمائے اور ہم سب کو ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق سعید سے نوازے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم ملک عبدالغفور صاحب ترکہ
مکرم ملک عبدالمجید صاحب)

۞ مکرم ملک عبدالغفور صاحب نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کے والد محترم ملک عبدالمجید صاحب وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 2 بلاک نمبر 20 محلّہ دارالرحمت کل رقبہ میں سے 18 مرلہ 174.5 مربع فٹ اور قطعہ نمبر 7 بلاک نمبر 6-A محلّہ دارالرحمت کل رقبہ میں سے 8 مرلہ 35.5 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہیں۔

تفصیل ورثاء

1۔مکرم ملک عبدالغفور صاحب (بیٹا)
2۔مکرم ملک عبدالرؤف صاحب (بیٹا)
3۔مکرم ملک عبدالباسط صاحب (بیٹا)
4۔مکرمہ امۃ المتین صاحبہ (بیٹی)

لہٰذا مذکورہ بالا قطعات درج ذیل ورثاء میں بحصص ذیل منتقل کر دیئے جائیں۔

قطعہ نمبر 2/20 محلّہ دارالرحمت

1۔مکرم ملک عبدالغفور صاحب 1711.50 مربع فٹ
2۔مکرم ملک عبدالرؤف صاحب 1305 مربع فٹ
3۔ملک عبدالباسط صاحب 2058 مربع فٹ

قطعہ نمبر 7 بلاک نمبر 6-A محلّہ دارالرحمت

یہ قطعہ جملہ ورثاء میں بحصص شرعی منتقل کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء میں سے مکرمہ امۃ المتین صاحبہ قطعہ نمبر 2/20 محلّہ دارالرحمت اور قطعہ نمبر 7 بلاک نمبر 6-A محلّہ دارالرحمت میں سے اپنے حصہ سے اپنے بھائی مکرم ملک عبدالباسط صاحب کے حق میں دستبردار ہو گئی ہیں۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہٰذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ فریدہ بیگم صاحبہ ترکہ
مکرم ملک محمد اسلم صاحب)

مکرمہ فریدہ بیگم صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کے خاوند محترم ملک محمد اسلم صاحب وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 32 بلاک نمبر 20 محلّہ دارالنصر 1 کنال 55 مربع فٹ میں سے 15 ملے 55 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ خاکسارہ، اور میرے بیٹوں مکرم محمد افضل صاحب اور مکرم محمد انور احمد صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔مکرمہ فریدہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
2۔مکرم محمد افضل صاحب (بیٹا)
3۔مکرمہ نائلہ نزہت ساجد صاحبہ (بیٹی)
4۔مکرم شیراز اسلم صاحب (بیٹا)
5۔مکرم محمد انور احمد صاحب (بیٹا)
6۔مکرمہ نازش شہزاد صاحبہ (بیٹی)
7۔مکرمہ سعدیہ بتول ملک صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہٰذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

۞ مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت اور بقایاجات کی وصولی کیلئے دورہ پر ہیں تمام عہدیداران و احباب جماعت سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔

۞ مکرم منور احمد ججہ صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کے لئے سندھ کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت و اراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

شکریہ احباب

مکرمہ وقارالنساء صاحبہ اہلیہ مکرم منیر احمد بسمل صاحب ایڈیشنل ناظر اشاعت ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

26 مئی 2014ء کو مکرم ڈاکٹر مہدی علی بشیرالدین قمر صاحب نے ارض ربوہ پر شہادت پائی اس موقعہ پر ربوہ میں اور پوری دنیا میں تمام احمدیوں نے اس دکھ کو ایک جسم اور ایک جان کی مانند محسوس کیا۔ مرحوم خاکسار کے بھانجے تھے۔ عزیزم شہید ایک انتہائی سادہ لوح، معصوم اور قابل انسان، انسانیت کے دکھ کو محسوس کرنے والے تھے۔ خلیفہ وقت نے ان کو خراج تحسین پیش کیا جس سے ہمارے غمزدہ دلوں کو تسکین ملی۔ اللہ تعالیٰ اس کی قربانی کو قبول کرتے ہوئے اس کے درجات ہمیشہ اور ہر آن بڑھاتا رہے اور اس کے بچوں کو ہمیشہ اپنی حفظ و پناہ میں رکھے۔ آمین

خاکسار ان تمام افراد خاندان حضرت اقدس اور احباب و خواتین کا شکریہ ادا کرتی ہے جو اس موقعہ پر اظہار تعزیت کے لئے تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا کرے اور ہم سب خاندان والوں کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

سی لینڈ (Sea Land)

بحری جہاز کے برابر دنیا کا آزاد ملک

دنیا میں ایک ایسا ملک بھی ہے جو انتہائی وسیع سمندر کے عین درمیان میں واقع ہے، اس کا رقبہ ایک چھوٹے بحری جہاز کے برابر اور آبادی صرف 22 افراد ہے۔ اس ملک کا ایک شہزادہ اور شہزادی بھی ہے اور اس نے 1967ء سے آزادی کا اعلان کر رکھا ہے۔ سی لینڈ (Sea Land) نامی یہ ملک برطانیہ کے ساحلوں سے دور بین الاقوامی سمندر میں واقع ہے اور اس کی اپنی کرنسی، ڈاک ٹکٹ اور قومی ترانہ بھی ہے۔ دراصل یہ ایک پرانا قلعہ ہے جس پر دوسری جنگ عظیم کے دوران برطانیہ کے ایک سابقہ میجر رائے بیٹس نے قبضہ کیا۔ اس قلعے کو 1950ء کی دہائی میں خالی چھوڑ دیا گیا تھا۔ رائے نے جنگ کے بعد ماہی گیری اور ریڈیو براڈ کاسٹنگ کے مشاغل اختیار کر لئے لیکن برطانوی حکومت کی پابندیوں سے تنگ آکر اس نے بالآخر اس قلعے میں اپنی آزاد ریاست قائم کرنے کا منصوبہ بنا لیا۔ اس نے اپنی بیوی ہوان کے ساتھ یہاں رہائش اختیار کر لی اور اسے برطانیہ سے آزاد ریاست قرار دے دیا۔ رائے اور ہوان اس ریاست کے پہلے بادشاہ اور ملکہ بن گئے۔ کنکریٹ کے دو بڑے ستونوں کے اوپر لوہے کا ایک بڑا پلیٹ فارم ہے۔ یہاں کے لوگ پینے کے لئے پانی بھی خود ہی صاف کرتے ہیں اور اپنی زیادہ تر خوراک اور دیگر اشیاء برطانیہ اور یورپ سے درآمد کرتے ہیں۔ ان کی آمدنی کا بڑا ذریعہ ایک آن لائن دکان ہے جہاں یہ اپنی ریاست کی یادگاری اشیاء اور اس ملک کے القابات بیچتے ہیں۔ اس منفرد ریاست کا دعویٰ ہے کہ جرمنی اور فرانس نے اس کی آزاد حیثیت کو تسلیم کر لیا ہے۔ ریاست کے بانی رائے کی وفات کے بعد اب اس کا بیٹا مائیکل اس سلطنت کا حکمران ہے۔

(روزنامہ پاکستان 5 جون 2014ء)

فٹ بال ورلڈ کپ 2014ء سیمی فائنل

برازیل میں ہونے والے ورلڈ کپ میں پہلا سیمی فائنل جرمنی اور برازیل کے درمیان جبکہ دوسرا سیمی فائنل نیدرلینڈ اور ارجنٹائن کے درمیان ہوگا۔

بیٹری والا ہوائی جہاز یورپی طیارہ ساز کمپنی ''ائیربس'' نے ایک ایسا دوسیٹر الیکٹرک جہاز بنایا ہے جو بیٹری پر چلتا ہے۔ یہ طیارہ فی الحال آدھے گھنٹے کی پرواز کی صلاحیت رکھتا ہے۔

(روزنامہ پاکستان 28 اپریل 2014ء)

ربوہ میں سحر و افطار 8 جولائی

انتہائے سحر	3:30
طلوع آفتاب	5:07
زوال آفتاب	12:13
وقت افطار	7:20

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

8 جولائی 2014ء

5:30 am	درس القرآن
8:40 am	خطبہ جمعہ 26 ستمبر 2008ء
9:45 am	رمضان المبارک کی اہمیت وافادیت
4:00 pm	درس القرآن 9 جنوری 1998ء
8:00 pm	الصیام۔ رمضان المبارک کا بابرکت پروگرام
11:20 pm	خطبہ جمعہ 4 جولائی 2014ء

نعمانی سیرپ
تیزابیت۔ خرابی ہاضمہ اور معدہ کی جلن کیلئے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PH:047-6212434

رمضان پیکج
مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر یادگار روڈ ربوہ
جنرل آؤٹ ڈور، فیس 50 روپے صرف
اوقات صبح 9 بجے تا دوپہر 2 بجے تک صرف
بلڈ پریشر، یرقان، نزلہ زکام بخار، تپ دق فالج سانس کی تکلیف اور سرجری کے مریضوں کے لئے
0476213944, 0476214499

SkyNetWorld WideExpress
دنیا میں کہیں بھی آپ کے اہم دستاویزات و پارسل بھجوانے کے لئے بہترین سروس کی سہولت
نیز بڑے پارسلز پر حیرت انگیز کمی
سکائی نٹ آفس اقصیٰ چوک مسرور پلازہ ربوہ
فون 047-6215744 موبائل 0334-6365127

خواتین اور بچیوں کے مخصوص امراض کیلئے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
جرمن ادویات کا مرکز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے) فون: 047-6211510
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 0334-7801578

لوٹ سیل۔ سیل۔ سیل
لیڈیز و بچگانہ ورائٹی Rs 250/=
مردانہ و لیڈیز فینسی ورائٹی Rs 350/=
رشید بوٹ ہاؤس گولبازار ربوہ

ملٹی لنکس انٹرنیشنل کارگو کوریئر
یادگار روڈ۔ ربوہ
جلسہ سالانہ جرمنی اور U.K کے پارسلوں پر خصوصی رعایت
دنیا کے تمام ممالک میں پارسل اور قیمتی دستاویزات بذریعہ Fedax اور DHL مناسب ریٹس
نعیم احمد شاہد: 0321-7918563, 0333-2163419
قمر احمد محمود: 047-6213567, 6213767

مکان برائے کرایہ
دارالصدر میں مکان کرایہ کیلئے خالی ہے
رابطہ نمبر: 0336-7524192

LIQUI MOLY
Made in Germany
جرمن پروڈکٹس ٹریڈرز
موٹر آئلز ایڈیٹوز اور کار کیئر
Authorised Distributor
افضل طاہر
PH:042-37420652
Cell:0300-4134599
E-mail:afzaltahir99@yahoo.com
www.liquimolylahore.com
9/224, Ferozepur Road, Muslim Town Morr, Lahore

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

طارق انٹیریئر چنیوٹ
Tariq....... Interiors®
فرنیچر جو آپ کے مکان کو گھر بنادے
Malik Centre, Faisalabad Road
Tehseel Chowk, Chiniot 009247-6334620
طالب دعا: لیاقت علی Cell:0331-7790690

تاج نیلام گھر
ہر قسم کا پرانا گھریلو اور دفتری سامان کی خرید و فروخت کیلئے تشریف لائیں۔ مثلاً:۔ فرنیچر، کراکری، A-C، فریج، کارپٹ، جوسر گرائنڈر اور کوئی بھی سکریپ
رحمٰن کالونی ڈگری کالج روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: شاہد محمود
03317797210
047-6212633

FR-10

STUDY IN GERMANY

Bachelor (with Fundation) & Master Degree Programmes Available

FREE DEGREE PROGRAMMES

Science	Engineering	Management
Medicine	Economics	Humanities

Get 18 Months Job Search Visa After Masters Degree & Even Work Allowed During Studies

APPLY NOW (Requirement)
- Intermediate with above 60%
- A-Level Students
- Bachelor Students with min 70%
- Students awaiting result can also apply

Consultancy+ Admission+Documentation
Even after reaching Germany, pick up service from airport till University
Please contact your Erfolg Team Consultants in Germany
Office: +4979405035030, Fax: +4979405035031, Mob: +4917656433243
Email: info@erfolgteam.com Skype: erfolgteam, Web: www.erfolgteam.com